



گورنر کا پیغام

بینک دولت پاکستان ملک کا اعلیٰ ترین مالی ادارہ ہے۔ زری استحکام قائم رکھتے ہوئے ملک کے پیداواری وسائل کا پورا استعمال کر کے پاکستان کی معاشی نمو کو فروغ دینے کے لیے اس کے زری و قرضہ جاتی نظام کو منضبط کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔ گزشتہ برسوں کی طرح مالی سال 2013ء کے دوران بینک نے داخلی و خارجی دھچکوں کے باوجود اور مشکل حالات میں کم گرانے کے ماحول کے ساتھ معاشی نمو کا ہدف حاصل کرنے کی جدوجہد جاری رکھی۔ اگرچہ معاشی نمو ہدف سے تھوڑی کم رہی تاہم اسٹیٹ بینک م س 13ء میں گرانے کو کم کر کے ایک ہندسی سطح پر لانے میں کامیاب رہا۔

م س 13ء کے دوران ہونے والے نمایاں پالیسی فیصلوں اور دیگر حالات کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے:

● زری پالیسی میں نرمی کا عمل جو م س 12ء میں شروع ہوا تھا م س 13ء میں بھی جاری رہا۔ اسٹیٹ بینک نے م س 13ء میں اپنا پالیسی ریٹ 300 پیس (بی پی ایس) کم کر دیا، اس طرح پچھلے دو برسوں میں مجموعی طور پر 500 بی پی ایس کی ہوئی جس سے اسٹیٹ بینک کی معکوس ریپو شرح 9.0 فیصد ہو گئی۔ ان پالیسی فیصلوں کے اہم محرکات میں گرانے میں توقع سے زیادہ کمی اور ملک میں گرتی ہوئی نجی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کی کوشش تھی۔ زری پالیسی موقف پر فیصلہ کرتے وقت مستقبل بین نقطہ نظر رکھنے کی خاطر بینک اعتماد صارفین اور گرانے کی توقعات کے اشاریے ترتیب دیتا ہے۔ خرد سطح کے سروے پر مبنی یہ اشاریے پاکستان میں گرانے کی حرکیات کی تشریح میں سودمند ثابت ہوتے ہیں۔ بیرونی متعلقہ فریقوں کی خاطر بھی اسٹیٹ بینک نے سروے کے نتائج، اعتماد صارفین اور گرانے کی توقعات کے اشاریے اور متعلقہ تحقیق اپنی ویب سائٹ پر شائع کی ہے۔

● اسٹیٹ بینک نے نقد محفوظ رکھنے کی مدت ایک ہفتے سے بڑھا کر دو ہفتے (مطلوبہ نقد محفوظ کے لیے) کر دی اور روزانہ کم از کم مطلوبہ نقد محفوظ کو 4 فیصد سے گھٹا کر 3 فیصد کر دیا تا کہ بینکوں کو اپنے انتظام سیالیت میں زیادہ لچک دستیاب ہو۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو اپنے انتظام سیالیت کے طریقوں کو بہتر بنانے کے لیے بھی رہنمائی فراہم کی۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک کی شیعہ معکوس ریپو اور ریپو سہولتوں تک بار بار رسائی کم کی گئی۔ اس کے لیے مذکورہ ونڈو سے کسی ایک سہ ماہی میں سات بار سے زیادہ رجوع کرنے والے ادارے کے لیے مثبت منفی 50 بی پی ایس کا تفاوت متعارف کرایا گیا۔ اضافی نقد ذخائر اور بینکوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کی اسٹینڈنگ سہولتوں کے استعمال پر بینک وارا اعداد و شمار عام کیے جانے سے ہمارے بازار زر میں شفافیت آئی اور کارکردگی بہتر ہوئی۔

● اگست 2009ء میں 300 بی پی ایس کا شرح سود کو ریڈور متعارف کیے جانے کے ساتھ قلیل مدتی شرح سود میں تغیر خاص کم ہو گیا جس سے زری پالیسی کی تسلی میکانیت کو مضبوط بنانے میں مدد ملی۔ قلیل مدتی شرح سود میں تغیر کو مزید کم کر کے تسلی میکانیت کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 11 فروری 2013ء سے شرح سود کو ریڈور کو 50 بی پی ایس کم کر کے 250 بی پی ایس کر دیا۔

● پاکستان میں بیشتر بینک کم از کم ماہانہ بیلنس پر بچت امانت گزاروں کو منافع ادا کر رہے تھے۔ امانتوں کی شرح کو مناسب سطح پر لا کر بچت کو فروغ دینے کی خاطر اور قرضوں پر منافع اور بچت امانتوں پر منافع کی ادائیگی کے درمیان ہم آہنگی لا کر بینکوں کے بلند تفاوت کو کم کرنے کے لیے یکم اپریل 2013ء سے بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ امانت گزاروں کو اوسط ماہانہ بیلنس پر منافع ادا کریں۔ مزید برآں، کم از کم شرح امانت مقرر کرنے کی صوابدیدی پالیسی پر چلنے کے بجائے اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں ایک ضابطہ بنایا ہے کہ اس ریٹ کو شرح سود کو ریڈور کی زیریں سطح سے منسلک کر دیا جائے۔ اب روپے کی تمام بچت امانتوں پر کم از کم شرح منافع موجودہ ایس بی پی ریپورٹ سے 50 بی پی ایس کم ہوگی۔

● اسلامی بینکاری اداروں کی نفع و نقصان کی تقسیم کی پالیسیوں اور طریقوں میں شفافیت اور معیار کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 19 نومبر 2012ء کو اسلامی بینکاری اداروں کے نفع و نقصان کی تقسیم اور پول منجمنٹ کے عنوان سے ہدایات جاری کی ہیں۔ ان ہدایات کا ملکی و بین الاقوامی متعلقہ فریقوں نے خیر مقدم کیا ہے جس سے عوام میں بالخصوص اور اسلامی بینکاری کے کلائنٹس میں بالخصوص اس حوالے سے سوچ بوجھ اور تفہیم بہتر ہوگی۔

● م س 13ء کے دوران پاکستان میں شرح مبادلہ کی پالیسی اس مقصد کے تحت جاری رہی کہ بازار مبادلہ ہموار طور پر چلتا رہے اور ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کی موزوں مقدار کو یقینی بنایا جاسکے۔ سو دوں کے بڑھتے ہوئے حجم کے پیش نظر اور منڈی میں اضافی تغیر لائے بغیر بینکوں کو بھاری رقوم کے بہاؤ کو سنبھالنے میں مدد دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے انفرادی مجاز ڈیلروں کی مجموعی زرمبادلہ حد اکتشاف (FEEL) 2.5 ارب روپے سے بڑھا کر 3.5 ارب روپے کر دی اور منڈی کی مجموعی زرمبادلہ حد اکتشاف 9.7 فیصد بڑھا دی۔ م س 13ء کے دوران بین الینک منڈی میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت فقط 5.1 فیصد کم ہوئی جبکہ م س 12ء میں 9.1 فیصد کم ہوئی تھی۔ بازار کے انتظام و انصرام کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے فعال طرز عمل نے نہ صرف بازار مبادلہ میں استحکام پیدا کیا بلکہ بازار کی گہرائی بھی بڑھائی۔ اگرچہ ادائیگیوں کے توازن میں خسارے اور آئی ایم ایف کو قرض کی واپسی م س 13ء کے دوران ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی پر متوجہ ہوئی تاہم اسٹیٹ بینک کے محتاط انتظام کی وجہ سے ذخائر میں کمی تدریجی تھی جس سے بازار کے احساسات پر ناروا منفی اثر مرتب نہیں ہوا۔

● زرمبادلہ کمپنیوں کو سہولت دینے اور منظم کرنے کی پالیسی کے تحت اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کمپنیوں کے لیے جامع میٹ ورک توسیع پالیسی جاری کی۔ اس پالیسی کے ذریعے زرمبادلہ کمپنیوں کو میٹ ورک کی توسیع کے بارے میں تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں اور توسیع کو ان کمپنیوں کی سرمائے اور عملدرآمد کی درجہ بندی سے منسلک کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ زرمبادلہ کے خریداروں و فروخت کنندگان کے مفادات کے تحفظ کے لیے اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کمپنیوں کے لیے لازم قرار دیا ہے کہ بیرونی کرنسی کی خرید و فروخت کی شرحوں میں 25 پیسے سے زیادہ تفاوت نہ ہو۔

● بیرونی کرنسی کے امانت گزاروں و قرض گیروں کو سہولت دینے اور بازار مبادلہ میں سیالیت بڑھانے کے لیے بیرونی کرنسی کھاتوں اور تجارتی قرضوں (ایف ای 25 اسکیم کے تحت) کے بارے میں ضوابط م س 13ء کے دوران مزید واضح کیے گئے۔ مجاز ڈیلروں کو امریکی ڈالر، برطانوی پاؤنڈ اسٹرلنگ، یورو، جاپانی ین، کینیڈین ڈالر، یو ایس ڈالر، درہم، سعودی ریال، چینی یوان، سوئس فرانک اور ترکی لیرا میں بیرونی کرنسی کھاتے کھولنے اور تجارتی قرضے دینے کی اجازت دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ مندرجہ بالا بیرونی کرنسیوں میں تجارتی قرضوں (متعلقہ ایل سی رفرمز ٹریڈ کنٹریکٹ کی کرنسی میں) کے لیے بین الینک پلیس منٹس اور بین الینک سواپ یا بیرونی کرنسی کی سیالیت کے کسی دیگر وسیلے کے استعمال کی اب اجازت ہے۔

● کارکنوں کی ترسیلات زر میں سہولت دینے اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو ملکی سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک، وزارت سمندر پار پاکستانی اور وزارت خزانہ کے باہم تعاون سے اوائل 2009ء میں ایک مشترکہ اقدام بعنوان پاکستان ری ٹرنس انی شیپ پروگرام (PRI) شروع کیا گیا۔ اس اقدام سے پاکستان کو ترسیلات زر بڑھانے میں بہت مدد ملی ہے اور یہ ملک کے تجارتی خسارے کو پورا کرنے کا بڑا ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ م س 13ء میں پاکستان کے تجارتی خسارے کا دو تہائی حصہ ترسیلات زر سے پورا ہوا جبکہ م س 08ء میں ایک تہائی سے کم حصہ اس سے پورا ہوا تھا۔

● اسٹیٹ بینک کا ایک کلیدی فریضہ (بینکاری اداروں و ترقیاتی مالی اداروں اور مبادلہ کمپنیوں پر مشتمل) مالی نظام کی صحت و استحکام کو یقینی بناتے ہوئے اس کی نگرانی و انتظام کرنا ہے۔ اپنے نگرانی کے عمل کو بہتر بنانے کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک بینکاری نظام کی مالی و معاشی خطرات سے پیدا ہونے والے خطرات کی لچک کی جانچ کرتا رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے متعلقہ فریقوں کے فائدے کے لیے بینکاری صنعت کے مالی صحت کے اظہار کے لیے بھی سہ ماہی بنیادوں پر تیار اور شائع کیے ہیں۔ ملک میں بینکاری نگرانی اور انتظام کا موجودہ نظام تحفظ صارف کے فریم ورک کے نفاذ کے ذریعے مالی صارفین کے حقوق کو بھی تحفظ دے رہا ہے۔

● بین الاقوامی سرمایہ جاتی معیاروں میں تبدیلی کے نتیجے میں اور بینکوں کی کفایت سرمایہ پر اسٹیٹ بینک کے ضوابط کو مستحکم کرنے کے لیے مقداری اثر جانچ (Quantitative Impact Assessment) کی گئی تاکہ پاکستانی بینکوں کی کفایت سرمایہ پر نوجو بزرگ کردہ بازل سوم نظام سرمایہ کے اثر کا جائزہ لیا جاسکے۔ اس جانچ سے ظاہر ہوا کہ چند چھوٹے بینکوں کو چھوڑ کر بینکاری صنعت بازل سوم کیپٹل اکاؤنڈ کے تحت سرمائے کی شرائط آبسانی پوری کر سکتی ہے۔

● م س 13ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے بینکاری گروپوں اور دیوبکر مالی اداروں کی مجموعی نگرانی کے لیے ایس ای سی پی کی شراکت سے اپنے منصوبے پر پیش رفت کی۔ اس کا مقصد وبائی (contagion) خطرے کو کم کرنا اور ان مشکلات سے نمٹنا ہے جو مالی شعبے میں انضمام کے نتیجے میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ نگرانی کے موجودہ ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے شعبہ بینکاری پالیسی و ضوابط نے ایس ای سی پی کی شراکت سے بینکوں اور غیر بینک مالی اداروں سے ششماہی بنیاد پر اہم معلومات حاصل کرنے کے لیے (ستمبر 2012ء میں) ضوابط تیار اور جاری کیے۔

● بینک کی شاخیں اور اے ٹی ایم مالیات تک رسائی کی عکاسی کرتے ہیں۔ م س 13ء کے دوران بینکوں کو 772 نئی شاخیں کھولنے کی اجازت دی گئی جن میں 527 روایتی بینکاری برانچیں، 172 اسلامی بینکاری برانچیں اور 73 خرد مالکاری برانچیں شامل تھیں۔ اس طرح ملک میں بینک برانچوں کی مجموعی تعداد 11699 ہو گئی۔ پاکستان میں اے ٹی ایم برانچ کی کم شرح کے پیش نظر بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ 2013ء میں اور اس کے بعد کھولی جانے والی ہر نئی برانچ پر ایک اے ٹی ایم کا اضافہ کریں۔ جن بینکوں کی اے ٹی ایم برانچ شرح ایک سے کم ہے انہیں 2013ء سے 5 سال کے اندر یہ فرق ختم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ م س 13ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے پاکستانی بینکوں کو اپنی بیرون ملک کارروائیاں افغانستان، بنگلہ دیش، ماریشس، بحرین، سری لنکا، سیشلز، ملائیشیا اور چین تک بڑھانے کی اجازت دی ہے۔ فی الحال 8 پاکستانی بینک دنیا کے 36 ملکوں میں وہاں موجود پاکستانیوں اور میزبان ملکوں کے لیے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

● ملک کی معاشی نمو اور روزگار کے امکانات کے حوالے سے ایس ایم ای کی اہمیت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے م س 13ء کے دوران ایس ایم ای ضوابط کو بہتر بنایا تاکہ ان کاروباری اداروں کو قرض کی سہولت مل سکے۔ ان ضوابط میں چھوٹے کاروباری اداروں پر زیادہ توجہ مرکوز کی گئی، ان کی تعریف (درمیانے اداروں سے) الگ کی گئی اور ان کے لیے مخصوص اور سادہ تر ضوابط تشکیل دیے گئے۔ اسٹیٹ بینک نے چھوٹے اور دیہی کاروبار کے لیے ایک کریڈٹ گارنٹی اسکیم بھی رکھی جس کے تحت بینکوں کو قرض کے لائق ان نئے قرض گیروں کا نیا جزدان تشکیل دینے کی اجازت دی گئی جو بینکوں کے عام قرضہ جاتی پیمانوں پر پورے نہیں اترتے خصوصاً جب ضمانت کی ضرورت ہوتی ہے۔

● م س 13ء کے دوران خرد مالکاری بینکاری کے شعبے میں تیزی آئی اور اس میں نئی ایکویٹی سرمایہ کاری، بڑھتی ہوئی امانتیں اور منافع آوری میں اضافہ دیکھا گیا۔ پاکستان کا خرد مالکاری اور بلا فنانس بینکاری کا بازار دنیا کی تیز ترین اور اختراعی منڈیوں میں شامل ہو چکا ہے۔ ملک میں خرد مالکاری اور بلا فنانس بینکاری کے پھلتے پھولنے ماحول کو مزید سازگار بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے کردار کو دنیا بھر کے مالی شمولیت کے ماہرین اور اداروں نے سراہا اور قابل احترام گردانا ہے۔

● م س 12ء میں اسٹیٹ بینک نے ایشیائی ترقیاتی بینک، پاکستان بینکس ایسوسی ایشن اور پاکستان تخفیف غربت فنڈ کی شراکت اور تعاون سے ایک آزمائشی ملک گیر مالی خواندگی پروگرام شروع کیا جس کا مقصد ملک بھر میں مالی شمولیت میں مدد دینا اور تخفیف غربت کی کاوشوں میں معاونت کرنا ہے۔ یہ پروگرام م س 13ء میں مکمل ہوا اور اس کے ذریعے 50,000 افراد تک رسائی حاصل کی گئی۔ پروگرام میں مالی تصورات، مصنوعات اور خدمات کے بارے میں عوام کو بنیادی تعلیم دینے پر توجہ مرکوز کی گئی، انہیں بجٹ سازی، بچت، سرمایہ کاری، انتظام قرض اور صارف کے حقوق و فرائض کے پہلو سمجھائے گئے۔ آئندہ سال ہم اس پروگرام کو توسیع دے کر 500,000 غریب اور کم آمدنی والے ان پاکستانیوں تک رسائی کا ارادہ رکھتے ہیں جن کے مالی دھوکے بازی کا شکار ہونے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔

● م س 13ء کے دوران انٹر پرائز ریسورس پلاننگ سسٹم کی کامیاب اپ گریڈنگ اطلاعی ٹیکنالوجی کے شعبے میں بڑی کامیابی تھی۔ کاروباری نظاموں کی ترقی سے ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے بینک کا ٹیکنیکی انفراسٹرکچر بھی اس سال مزید بہتر بنایا گیا۔ اسی طرح بینک کے اطلاعی اثاثوں کا تحفظ بھی دوران سال مضبوط تر بنایا گیا۔ ایک اور کامیابی یہ تھی کہ گلوبس سے منسلک ملک گیر سپورٹ مکینزم کو اسٹیٹ بینک کے سروس ڈیسک سسٹم کو استعمال کرتے ہوئے ایک مرکزی ورک فلو سالیوشن میں ڈھالا گیا۔ اسٹیٹ بینک نے سوئٹ بین الاقوامی نظام ادائیگی کے لیے آئی ٹی سیٹ اپ کو بھی مستحکم کیا۔ مزید یہ کہ واضح ٹیکسٹ ای میلز سے متعلق خطرات کے پیش نظر مسلسل بڑھتے ہوئے فیشنگ (phishing) کے مسائل سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے (پاکستان بینکس ایسوسی ایشن کی شراکت سے) بینکاری صنعت کو انڈسٹری اسٹینڈرڈ پروٹوکول نافذ کرنے سے متعلق سرکلر جاری کیا جس سے یہ امر یقینی ہو جاتا ہے کہ بینکوں کے درمیان ای میل رابطہ کی تصدیق پہلے ای میل گیٹ وے لیول پر ہو اور اس کے بعد ہی پیغام کے مندرجات پڑھے جاسکیں۔

● 2002ء میں قائم ہونے والی ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی) بینک دولت پاکستان کے قائم کردہ دو ذیلی اداروں میں سے ایک ہے، دوسرا ادارہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (نابف) ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی اسٹیٹ بینک کا عملی بازو ہے۔ اپنے آغاز سے ہی اس کی سرگرمیوں میں مسلسل پیش قدمی جاری ہے۔ کارپوریشن کا سفر مختلف محاذوں پر کامیابیوں سے عبارت ہے جن میں حکومت، بینکاری صنعت اور عوام کو بروقت اور معیاری خدمات کی فراہمی شامل ہے۔ رفتہ رفتہ اس کا اسٹیٹ بینک کے ترقیاتی مالی گروپ کے توسیعی بازو کی حیثیت سے کردار مضبوط تر ہو گیا ہے۔ م 13ء کے دوران کرنسی کے انتظام کے شعبے میں نمایاں بہتری دیکھی گئی۔ بینکوں کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے کہ اے ٹی ایم میں معیاری نوٹ استعمال کریں۔ ایس بی پی بی ایس سی نے ملک بھر میں نوٹوں (اور سکوں) کی فراہمی کو یقینی بنایا ہے خصوصاً عید الفطر جیسے مواقع پر۔

● اسٹیٹ بینک کے تربیتی بازو کی حیثیت میں نابف، بینک، اس کے ذیلی اداروں اور دیگر مالی اداروں (مقامی و علاقائی دونوں) کے انسانی سرمائے کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتا رہا۔ انسٹی ٹیوٹ نے مالی سال 13ء کے دوران بینکاری و مالی شعبے سے تعلق رکھنے والے 3229 شرکاء کو مختلف پروگراموں میں 140 ہفتے تربیت فراہم کی۔ اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کی ترجیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے انسٹی ٹیوٹ نے ملازمت میں مسابقت کے متعلق نئی کلیدی مہارتوں اور عملے کی انتظامی استعداد بڑھانے کے علاوہ فریضے سے متعلق تربیتی پروگرام بھی منعقد کیے۔

آخر میں، میں پاکستان کے مقبول ترین مالی روزنامے کی جانب سے 2013ء میں بینکوں اور بروکرز کی ترقی و ترقی کے ٹریڈری سربراہان سے کیے گئے ایک سروے کا یہاں فخر سے ذکر کرنا چاہوں گا، جس میں دکھایا گیا ہے کہ ابلاغ کے لحاظ سے 1 تا 10 کے پیمانے میں اسٹیٹ بینک کی اوسط 6 بنتی ہے۔ ماضی (2007ء) کے مقابلے میں یہ پوزیشن بہتر ہے جو کہ تفصیلی زری پالیسی بیانات، ڈیٹا کا خلاصہ اور پالیسی فیصلوں کی بلند سطح کا نتیجہ ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ بہتری اس مدت کے دوران آئی، جب ایک اور سروے کے مطابق، عالمی مالی منڈیوں کے نزدیک بعض ترقی یافتہ ممالک کے مرکزی بینکوں کی اس مہارت میں بگاڑ دیکھا گیا۔

یہ امر خوش آئند ہے کہ فروری تا مارچ 2013ء کے دوران وفاقی حکومت کی جانب سے بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تمام خالی 17 اسامیوں پر تقرریاں کر دی گئیں۔ مالی سال 13ء کے دوران مرکزی بورڈ کے چودہ اجلاس منعقد ہوئے جن میں بورڈ نے کارپوریٹ نظم و نسق، زری پالیسی، بینکاری ضوابط، مالی منڈیوں و انتظام ذخائر اور کارپوریٹ خدمات سے متعلق بعض فیصلے کیے۔ بورڈ نے بہترین روایات کے مطابق رسمی طور پر مفاد کے تنازع، اگر کوئی ہو، کے رسمی اعلان کی مشق کا آغاز 21 مارچ 2013ء سے ہر اجلاس کے ایجنڈے میں کیا، جسے اب بورڈ اجلاس کے حصے کے طور پر ریکارڈ کیا جاتا ہے۔

سال کے دوران حکومت نے قاضی عبدالمتین راوڑ اور مجھے بطور ڈپٹی گورنرز بھی تعینات کیا۔ حال ہی میں جناب سعید احمد کو بینک کا ڈپٹی گورنر (21 جنوری 2014ء) تعینات کیا گیا ہے۔ 31 جنوری 2014ء کو گورنر اسٹیٹ بینک کے عہدے سے یاسین انور کے مستعفی ہونے کے بعد حکومت نے مجھے اسٹیٹ بینک کے قائم مقام گورنر کی ذمہ داری تفویض کی۔

میں اہم ذمہ داریوں کی انجام دہی میں اعانت اور تعاون پر اسٹیٹ بینک کے سینئرل بورڈ آف ڈائریکٹرز کا شکر گزار ہوں۔ میں اسٹیٹ بینک کے عملے کی کاوشوں کو بھی سراہتا ہوں جنہوں نے بینک کے فرائض کی موثر انجام دہی یقینی بنانے کے لیے پورے خلوص سے کوششیں کیں۔

احرف محمود و قرا

قائم مقام گورنر

اسٹیٹ بینک آف پاکستان